بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref   تاریخ/Date

مشرق وسطیٰ میں حالیہ جنگی صورت حال کے تناظر میں امّت مسلمہ کو زرّیں نصائح

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 06 / مارچ 2026ء (۰۶ /امان ۱۴۰۵ ھش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو پیغام لائے اس کا مقصد خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لانا، اس کی عبادت کرنا، اس کی توحید کا قیام اور اس کے لیے کوشش کرنا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے لیے کوشش کرنا ہے۔ پھر ایک امت واحدہ بن کر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنا ہے۔ مگر آج اس دعوے کے باوجود کہ ہم کلمہ گو ہیں، ہم ایک اکائی نہیں ہیں۔ ہمارے اعمال وہ نہیں ہیں جس تعلیم کا ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ نتیجۃً جب ہم اسلامی دنیا کا جائزہ لیں تو انتہائی قابل فکر حالت ہے۔ بعض ممالک کے پاس قدرتی وسائل اور اس کی دولت ہے مگر اس کے باوجود دنیا کی طاقتوں کے سامنے ان کا کوئی خاص مقام ہے اور نہ دین کی ترقی کے لیے ان کا کوئی خاص کردار ہے، نہ ہی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے ان کی کوئی خاص کوشش نظر آتی ہے۔ اس کا نتیجہ بالکل ظاہر ہے کہ غیر اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مسلمانوں کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ بحیثیت ملت اسلامیہ ہم نے ایک ہونا ہے اور اس کے لیے ہم نے بھرپور کوشش کرنی ہے۔ اگر ایسا ہوگا تو تب ہی ہم دنیا کے حملوں سے بچ سکیں گے، تب ہی ہم اپنا وقار قائم کر سکیں گے اور اسلام مخالف طاقتوں کو اپنے اندر پھاڑ ڈالنے سے روک سکیں گے۔ اس کے لیے ہمیں یہ غور کرنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس کے لیے کیا انتظام فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لیے مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کو مبعوث فرمایا ہے۔

حضور فرماتے ہیں: جیسا کہ میں نے کہا میں ایک عرصے سے لوگوں کو توجہ دلاتا رہا ہوں وہی لوگ جو اس وقت کہا کرتے تھے میری باتیں سن کے کہ تم دنیا کے بارے میں بہت مایوس کن باتیں کرتے ہو منفی قسم کا تصور رکھتے ہو کہ دنیا خطرناک جنگ میں شامل ہو جائے گی آج وہی لوگ خود کہنے لگ گئے ہیں کہ چند سال پہلے جس چیز کو ہم ناممکن سمجھتے تھے اب وہی چیز ممکن بن گئی ہے اور جنگیں شروع ہو چکی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مغربی طاقتوں نے پہلے اسلامی ممالک کو آپس میں لڑایا اور اب ان کے وسائل پر قابض ہونے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ یہ دجالی طاقتیں کبھی بھی ہم مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق سے رہتا نہیں دیکھ سکتیں۔ ان کا اصل ایجنڈا ہی یہی ہے کہ مسلمانوں میں ہمیشہ فساد پیدا کیا جاتا رہے۔

امریکہ نے بہت سارے اسلامی ممالک میں اپنے فوجی اڈے قائم کیے ہوئے ہیں، مگر کس لیے؟ کیا ان ممالک کی حفاظت کے لیے؟ آخر ان عرب ممالک کو کس سے خطرہ تھا؟ ان طاقتوں نے خود خطرات پیدا کیے اور پھر مسلمان ممالک کو یہ تاثر دیا کہ تمہیں خطرہ ہے اس لیے تمہاری حفاظت کے لیے یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ مسلمان ممالک کو جس سے اصل خطرہ ہے اس کے خلاف تو یہ فوجی اڈے کبھی استعمال بھی نہیں کریں گے۔

ایران تو ہمیشہ ہی ان ممالک کو کھٹکتا رہتا تھا۔ اسرائیل کے خلاف ایران کی پالیسی زیادہ سخت تھی، دیگر اسلامی ممالک سے عقائد کا اختلاف بھی تھا۔ اس سب کا ان عالمی طاقتوں نے فائدہ اٹھایا اور اپنی موجودگی اس خطے میں یقینی بنالی۔ ان اڈوں کی وجہ سے ہی عرب ممالک پر حملوں کا خطرہ تو تھا اور حملہ ہوا اور ان حملوں سے عرب ممالک کی معیشت تباہ ہوئی۔ اس صورت حال کا فائدہ ان عالمی طاقتوں کو ہی ہوا اور آئندہ بھی ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عراق جنگ کے دوران یہ فرمایا تھا کہ یہ فساد اب بڑھتا جائے گا۔ کاش! مسلمان ممالک اس سے سبق سیکھتے۔

نیز فرمایا: یہ بدامنی ان ہی عالمی طاقتوں کی پھیلائی ہوئی ہے اور بظاہر اس کے رکنے کا امکان نظر نہیں آتا۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص تقدیر ہو۔ اس کے لیے بھی انہیں بہر حال کوشش کرنی ہوگی اور ہمیں اس کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے۔

یہ ظلم جس طرح روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اس سے لگتا ہے کہ وسیع پیمانے پر جنگ عظیم ہونی ہے۔ بلکہ بعض مغربی تبصرہ نگاروں کے مطابق تو جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ مَیں بھی یہی کہتا ہوں کہ شروع ہو چکی ہے۔ لیکن اب بھی اگر مسلمان دنیا عقل سے کام لے تو یہ اب بھی دجال کے فتنے سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

مشرق وسطیٰ میں جو جنگ ہو رہی ہے کہنے کو تو یہ امریکہ نے ایران پر حملہ کر کے شروع کی ہے، مگر ایران نے پہلے تنبیہ کی تھی کہ اگر ہم پر حملہ ہوا تو عرب ممالک میں قائم امریکی اڈوں پر حملہ کریں گے اور ایسا ہی ہوا۔ یہ رجیم چینج کا نعرہ لگاتے تھے مگر کیا

حاصل ہوا؟ خامنہ ای صاحب کو تو شہادت کا مقام مل گیا اور ان کی عزت اور بڑھ گئی، ان کے پورے خاندان کو مارا گیا تو اس سے رجیم چینج کیا ہونی تھی، ان کی قوم مزید متحد ہوگئی۔ مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں دفاعی طاقت نہیں ہے، ان کا مکمل انحصار مغربی طاقتوں پر ہے۔ یہ جنگ اب خوفناک صورت اختیار کر چکی ہے۔

عرب طاقتوں کو جہاں ایک طرف تیل کے کنویں بند ہونے سے نقصان ہو رہا ہے، مہنگائی بڑھ رہی ہے وہیں انہیں اس جنگ میں امریکی دفاعی سہولت حاصل کرنے کا خرچ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ اس سب سے عرب دنیا کی معیشت کو بہت نقصان پہنچے گا۔ امریکی صدر گذشتہ امریکی حکومتوں کی پالیسی پر ہی عمل پیرا ہیں۔ یہ ان کی آج کی پالیسی نہیں بلکہ مدت سے یہی پالیسی ہے کہ جہاں دل چاہے اس خطے کے وسائل پر قبضہ کرو اس کا جواز کچھ بھی پیش کر دو کہ یہ وجہ ہوئی وہ وجہ ہوئی۔ جو ملک ان کے ساتھ شامل نہ ہو اس کے خلاف دھونس اور دھمکی سے کام لیا جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں: یورپین پارلیمنٹ میں ان کی ایک اسپینش خاتون ممبر پارلیمنٹ نے بڑا کھل کے وہاں بیان دیا کہ امریکہ کی کسی جنگ میں عورت کو آزادی نہیں ملی۔ عورت تھی انہوں نے عورتوں کا مدعا اٹھایا کیونکہ کہتے ہیں امریکیوں کا جو یہ دعویٰ ہے کہ ہم ایرانی عورتوں کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں تو یہ سب جھوٹ ہے اور کبھی اس سے ایرانی عورت کو آزادی نہیں ملے گی اور نہ کبھی امریکہ نے کسی عورت کی آزادی کے لئے جنگ لڑی ہے اور نہ اس کے لئے ان کو آزادی دلانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جہاں انصاف نہ ہو وہاں پھر تباہی آتی ہے۔ ان طاقتوں نے سینکڑوں بچے اور معصوموں کو مار دیا یہ کیسی جنگ ہے جس میں بچوں کے سکول پر بمباری کی جا رہی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔

حضور فرماتے ہیں: اسلام توحید کے قیام کے لیے آیا تھا اور اسی مقصد کے لیے مسلمان ممالک کو کوشش کرنی چاہیے اور متحد ہونا چاہیے۔ ان طاقتور ممالک کو اپنا خدا نہ سمجھیں ورنہ یہ ممالک ایک ایک کر کے تمام اسلامی ممالک اور ان کے وسائل پر قبضہ کر لیں گے۔

قرآن کریم نے مسلمانوں کو واضح ہدایت دی ہے کہ اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی دوسرے پر چڑھائی کرے تو چڑھائی کرنے والے کے خلاف سب مل کر جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے اور جب وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان لڑنے والوں میں صلح کرا دو۔

یہ وہ حکم ہے جو دنیا کے امن کے لیے بھی ضروری ہے اور مسلمانوں کے لیے تو اس کی اہمیت اور زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ ہدایت فرمائی ہے۔ صلح کراتے ہوئے اپنے ذاتی فائدے نہیں دیکھنے بلکہ اصل مسئلے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔

چین ور دیگر بعض ممالک نے صلح کرانے کے لیے پیشکش کی ہے ایران سمیت ان عرب ممالک کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔
فرمایا: کاش کہ مسلم دنیا اس بات کو سمجھے اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے۔ بہر حال ہمارا کام تو یہی ہے کہ خاص طور پر مسلمان دنیا اور معصوموں کے لئے دعا کریں۔ رمضان کے مہینے میں خاص طور پر صرف اپنی ذاتی دعاؤں کی طرف توجہ نہ دیں بلکہ امت مسلمہ کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے کہ دنیا میں اور خاص طور پر مسلم دنیا میں امن قائم ہو سکے مسلمان مسلمان کی گردن کاٹنے والا نہ ہو۔ یہ لوگ جو آپس میں لڑ کر غلط طریقے سے ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اس عمل سے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن رہے ہیں۔ ایسے لوگ نہ صرف اس جہان میں نقصان اٹھانے والے ہیں بلکہ اگلے جہان میں بھی نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ اس لئے اس بات کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں دعاؤں کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

خطبے کے دوسرے حصے میں حضور انور نے بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا ارشاد فرمایا:

۱۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ۔ جو حضرت مصلح موعودؓ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں اور ناصر محمود سیال صاحب کی اہلیہ تھیں۔ حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ کی بہو تھیں۔ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ امّ طاہر کی بیٹی تھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے بچوں میں بھی سب سے چھوٹی تھیں۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا نکاح پڑھایا تھا۔ ان کے چار بچے ہیں۔ مرحومہ غریب پرور، دعا گو، نیک بزرگ خاتون تھیں۔

۲۔ مکرم ڈاکٹر رشید احمد خان صاحب آف ہالینڈ ابن مکرم نظام الدین صاحب جو گذشتہ دنوں ۹۱/سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ مرحوم نیک فطرت، نڈر، خدا ترس، ملنسار، صِلہ رحمی کرنے والے، خلافت کے شیدائی، قربانی کے لیے تیار رہنے والے بزرگ تھے۔ مرحوم کو تبلیغ کا بھی بڑا شوق تھا۔

۳۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت چک کرتار پور۔ مرحومہ گذشتہ دنوں ۸۵/سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ تہجد گزار، دعا گو، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک فطرت خاتون تھیں۔ ان کی بیٹی مبلغ سلسلہ کی اہلیہ ہیں اور اپنی والدہ کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکیں۔

حضور انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔